10 جنوری 2014

ملک کو بی جے پی کی اچھی حکومت کا انتظار

جناب ارون جیٹلی

راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر

اسمبلی انتخابات کے نتائج ایک مہینے قبل آئے۔ تب سے قومی سیاست کے ایجنڈے میں بڑی تبدیلی ہوئی ہے۔

13 ستمبر 2013 سے پہلے جب بی جے پی نے نریندر مودی کو اپنا وزیر اعظم عہدے کا بنایا تھا، اس وقت شبہ ظاہر کیا گیا تھا کہ کیا بی جے پی اپنا گھر درست کر لے گی اور وزیر اعظم کے عہدے کے امیدوار کا اعلان کر پائے گی۔ نریندر مودی کے نام کے اعلان کے بعد مودی کو زبردست حمایت حاصل ہوئی۔ پارٹی کیڈر اور ان کے حمایتیوں میں زبردست جوش دیکھا گیا۔ وزارت عظمٰی کے امیدوار کے طور پر ان کا اپنا ریٹنگ ریکارڈ اونچائی پر پہونچ چکا ہے۔ 8 دسمبر 2013 کو اسمبلی انتخابات کے نتائج سے اشارہ ملا کہ مودی اور راہل کو لیکر زبردست بحث ہو رہی ہے۔ مودی اور بی جے پی دونوں فیصلہ کن موڑ پر ہیں۔ دہلی میں عام عادمی پارٹی نے میڈیا کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس پارٹی کی پیدائش کا ردعمل جیسے کہ ہوا ہے۔ اس پارٹی سے منسلک ہونے کے لیے ایسے لوگوں کی لائن لگی ہوئی ہے جنھوں نے پہلے بغیر کسی پارٹی کے الیکشن لڑا ہے۔ ان میں سے کچھ کو حقیقی ووٹوں سے زیادہ نشریات کا وقت مل رہا ہے۔ اب انھیں اپنی توقعات کو پورا کرنے کا ایک پلیٹ فارم مل گیا ہے۔

نتیجے آنے کے بعد عام آدمی پارٹی کا دلی سرکار میں مظاہرہ بہت اچھا نہیں رہا ہے۔ دلی کو گلوبل سٹی بنانے کے لیے اس کے پاس کوئی ایجنڈا نہیں ہے۔ اس کی دلی میں ہونے والی سرگرمیاں صرف یہیں تک مرکوز ہیں کہ ان کا وزیر کون سی گاڑی میں سفر کرے گا، کس طرح کے گھروں میں رہے گا، وہ کس طرح کے تحفے بانٹ سکتے ہیں، کسی شخص کا ریٹنگ کیسے کر سکتے ہیں اور ایسی کچھ دوسری سرگرمیاں، جن کی طرف میڈیا متوجہ ہو سکتا ہے۔ ان میں سے کچھ باتیں اہم ہو سکتی ہیں لیکن ان سے عام آدمی کی زندگی کی کوالٹی میں بہتری نہیں لائی جا سکتی۔ اس طرح کے طریقہ کار کا مستقل اثر نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود اس بات سے انکار نہیں کیا جس سکتا کہ بہت کم وقت کے لیے ملک کے کچھ حصوں میں نئی تنظیم کے لیے جگہ ہے۔

عام آدمی پارٹی بدعنوانی کے ایجنڈے کو پلٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔ بدعنوانی کے ان الزامات کا کوئی ذکر نہیں ہے جس سے کانگریس پریشانی میں پڑ سکتی ہے۔ وہ سی پی ڈبلیو جی گھپلے، ٹو جی اسپیکٹرم الاٹمنٹ، کوئلہ بلاک الاٹمنٹ، یا شیلا دکشت سرکار کے بدعنوانی کا ذکر تک نہیں کر رہی ہے۔ اس نے اپنی توجہ چھوٹی موٹی بدعنوانی کی طرف کر لی ہے۔

ایک بڑے اخبار کے ذریعہ اچانک کرائی گئی رائے شماری چھوٹے پیمانے پر ایک محدود طبقے کی رائے پر منحصر ہے۔ اس جائزے میں تین باتیں سامنے آئی ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ لوک سبھا انتخابات میں کانگریس مقابلے سے باہر ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ دوسری بات یہ تھی کہ عام آدمی پارٹی نے اپنی صورت حال کا احساس کرایا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ قومی سطح پر وزیر اعظم کے عہدے کے امیدوار کے طور پر قبول کرنے کے معاملے میں مودی بہت آگے ہیں۔

بی جے پی کے سامنے چیلنج اپنی جیت کو آگے بڑھانا ہے۔ اس کے اعتبار کی وجہ اس کے امیدوار اور تنظیمی ڈھانچے کے ذریعہ لوگوں بھروسہ دلانا چاہیے۔ کانگریس کی مقبولیت کم ہونے کی وجہ، بی جے پی دوڑ میں سب سے آگے ہے۔ اسے اپنے کاموں کی رفتار تیز کرنی ہوگی اور ہر گھر تک

پہونچنا ہوگا۔وزیراعظم کے لیے مودی کے نعرے کے ساتھ بھارت کے لیے ایجنڈے کو جوڑا جائے۔یہ ایجنڈا طے اور واضح ہونا چاہیے اور اس میں بڑے مقاصد کی شمولیت ہونی چاہیے۔بڑے مقاصد میں گنجائش ہے کہ وہ نئی پارٹی پر گہن لگادیں جو صرف چھوٹی موٹی بدعنوانی پر توجہ دے رہی ہے۔یہ کہنا نہایت غلط نہیں ہوگا کہ پچھلے کچھ وقت میں کانگریس اپنی انا سے بربادی کی طرف بڑھ رہی ہے۔کانگریس کے وزیراعظم عہدے کے امیدوار کی ریٹنگ کبھی اتنی گھٹیا نہیں رہی۔اس کے سینئر لیڈر کافی مایوس ہیں۔دہلی میں عام آدمی پارٹی آگے بڑھانے کی اس کی حکمت عملی نے عام آدمی پارٹی کو کانگریس کا مقام لینے کے لائق بنادیا ہے۔ایسا شاید ہی کوئی صوبہ ہے جہاں کانگریس لوک سبھا میں اپنی سیٹیں بڑھانے کی اہل ہو۔آخری نتائج میں ہوسکتا ہے کہ اس کا مقام سب سے نیچے ہو۔

بی جے پی مخالف کارکنان کے انتخابی علاقو کو کانگریس سے کوئی امید نہیں ہے۔ان کا جھکاؤ نئی تنظیم کی طرف ہورہا ہے۔کانگریس کو لگنے والے گہن سے کسے فائدہ ہوگا؟ ہمارے لیے بی جے پی میں یہ نایاب موقع ہے جسے ہم کھونا نہیں چاہیں گے۔نریندر مودی کی شکل میں بی جے پی کے پاس وزیراعظم عہدے کے لیے ایس امیدوار ہے جو سبھی کو قبول ہے۔پارٹی اور اس کے لیڈروں کو ہندوستان کے مستقبل کے ایجنڈے کے طور پر اپنا بڑا مقصد بتانا چاہیے۔